SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

وی ہی آر ایک نعمت ہے یا لعنت؟

وی ہی آر ایک نعمت ہے کیونکہ :-

- یہ ایک اچھی تفریح ہے۔
- یادگار لمحات کو مووی کی صورت میں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔
- معلوماتی فلمیں تعلیمی اداروں کی بہت مدد کرسکتی ہیں۔
- لائسنس اور کسٹم ڈیوٹی کے ذریعے یہ گورنمنٹ کیلئے ذریعہ آمدنی ہے۔
- پردہ دار خواتین کے لئے ایک اچھی تفریح ہے۔
- یونیورسٹی وغیرہ میں طلبا کو پریکٹیکل وغیرہ دکھائے جاسکتے ہیں۔
- بہت سے افراد کا روزگار اس سے وابستہ ہے۔

○

وی ہی آر ایک لعنت ہے، اس لئے کہ :-

- یہ سراسر ایک مالی خسارہ کا سودا ہے، وہی رقم جو اس مد میں خرچ کی جاتی ہے، کسی منافع بخش کام میں صرف کی جاسکتی ہے۔
- بچوں کی توجہ پڑھائی سے ہٹ جاتی ہے۔
- اس کے زیادہ استعمال سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔
- گھریلو خواتین کی توجہ بھی خانہ داری کے امور سے ہٹ جاتی ہے۔
- مخرب الاخلاق فلموں کی وبا وی ہی آر کے ذریعہ عام ہوگئی ہے۔
- بچوں کے ناپختہ ذہن پر اس کی وجہ سے غلط رجحانات نقش ہوتے ہیں۔

○

سائنس نے انسان کو فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ پہنچایا ہے

سائنس نے زیادہ فائدہ پہنچایا ہے کیونکہ :-

- سائنس کی وجہ سے رہنے سہنے کا انداز بہت ترقی کرگیا ہے۔
- سائنس نے انسانیت کو بہت سی بیماریوں سے تحفظ دیا ہے۔
- سائنس سے ذرائع آمدورفت بہت آسان ہوگیا ہے۔
- سائنس سے قدرت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- انسان کو اچھے برے موسم کے اثرات سے تحفظ ملتا ہے۔
- خلا کی تسخیر تک رسائی حاصل کرلی ہے۔
- سائنس کے ذریعہ ہم گھر بیٹھے کسی بھی ملک میں بیٹھے ہوئے اپنے کسی بھی عزیز سے نہ صرف بات کرسکتے ہیں بلکہ اس کی صورت بھی دیکھ سکتے ہیں۔
- ہم گھر بیٹھے ہزاروں میل دور ہونے والے میچز براہ راست دیکھ سکتے ہیں۔

○

سائنس نے زیادہ نقصان پہنچایا ہے کیونکہ :-

- ایٹم بم جیسی ایجادات انسانیت کے لئے مسلسل خطرہ ہیں۔
- چند ساعتوں میں پوری انسانیت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔
- لاکھوں کی تعداد میں گاڑیوں کے دھوئیں نے فضا کو زہر آلود کردیا ہے۔
- انسان خود بھی مشین بن کر رہ گیا ہے جس سے سکون رخصت ہوگیا ہے۔
- سائنسی آلات کی معمولی سی غلطی سے تیسری عالمگیر جنگ کے چھڑ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

ایک سپاہی کیلئے زیادہ اہم چیز جرأت ہے یا ذہانت ؟

سپاہی کیلئے جرأت زیادہ اہم ہوتی ہے کیونکہ :-

- جنگ دلیر لوگوں ہی کی سرشت ہے اور وہ ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔
- صرف بہادر لوگ ہی جنگ کی مشکلات کو برداشت کر سکتے ہیں۔
- کسی بزدل آدمی کو کبھی بھی ملک کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی
- ایک باہمت شیر ہی پورے جنگل پر بادشاہت کر سکتا ہے۔
- ٹیپو سلطان کے بقول شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

ذہانت زیادہ اہم ہے کیونکہ :-

- ذہانت کے بغیر ایک انسان جانور کی مانند ہوتا ہے۔
- ذہانت کے بل پر انسان نے چاند کو بھی تسخیر کر لیا ہے۔
- ذہین شخص ہی دوسروں کا رہبر بن سکتا ہے۔
- ذہانت ہی سے آدمی اچھے، بُرے، صحیح اور غلط میں تمیز کر سکتا ہے۔
- ذہین آدمی ہی اچھی پلاننگ کر سکتا ہے جس سے جنگ کا پانسہ بھی پلٹ سکتا ہے۔
- دلیر آدمی صرف جوش کی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے بندوق اُٹھا کر دشمن کے سامنے آ جاتا ہے، حالانکہ عین ممکن ہے کہ اس طرح وہ خود شکار ہو جائے، جبکہ ذہین آدمی ایک پلاننگ کے تحت دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے۔
- بھاری پتھر جو طاقت سے اُٹھایا جائے وہ ذہانت سے بذریعہ لیور اُٹھایا جا سکتا ہے۔

اَن پڑھ لوگوں کو ووٹ دینے کا حق ہونا چاہیئے یا نہیں ؟

ووٹ دینے کا حق ہونا چاہیئے کیونکہ :-

- ہمارے ملک کی پچھتر فیصد آبادی اَن پڑھ ہے اگر انہیں ووٹ دینے کا حق نہ دیا جائے تو بقایا پچیس فیصد کے فیصلہ کو بھلا وہ کیسے قبول کر لیں گے ؟ اور جمہوریت میں زبردستی تو کی ہی نہیں جا سکتی۔
- اَن پڑھ لوگ بھی ہمارے معاشرہ کا حصہ ہیں۔ ملکی قوانین اُن پر بھی لاگو ہوتے ہیں، اس لئے انہیں اعتماد میں لینا ضروری ہے۔
- ہمارے ملک کے پچیس فیصد لوگ پڑھے لکھے ضرور ہیں لیکن سب کے سب امیر نہیں ہیں، اگر ایسا ہو تو افراطِ زر کا نظریہ غلط ہو جائے اس لئے اَن پڑھ بھی ٹیکس دیتے ہیں چنانچہ انہیں اس کا کوئی فائدہ پہنچنا چاہیئے۔
- اَن پڑھ لوگوں کے اپنے مسائل ہوتے ہیں جنکا حل پڑھے لکھے لوگوں کے بس میں نہیں ہوتا، لہٰذا وہ مسائل نہ سمجھنے کی وجہ سے انتظام کیسے چلا سکتے ہیں
- یہ ضروری نہیں کہ پڑھے لکھے لوگ ہی بہتر ایڈمنسٹریٹر ثابت ہوں، بلکہ اَن پڑھ لوگ بھی ذہن رکھتے ہیں اور بہت سے بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔

ووٹ دینے کا حق نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ :-

- پڑھے لکھے لوگ دانشور ہوتے ہیں اور وہی بہتر طریقہ سے ملک کا انتظام چلا سکتے ہیں،
- اَن پڑھ لوگ تو خدا کے بارے میں بھی صحیح معرفت حاصل نہیں کر سکتے وہ بھلا اپنا نمائندہ کیا دیں گے !

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

- کرٹیل بلکہ اربوں روپے کے ٹیکٹ کو اگر ان پڑھ لوگوں کے اختیار میں دیدیا جائے تو یقیناً ملک کو ترقی کی بجائے تنزل کا سامنا کرنا پڑیگا
- برادری ازم، دھاندلی اور دیگر اور اسی قسم کی دوسری برائیاں جنم لیں گی۔

مذہب اسلام میں بھی الیکشن کی بجائے سلیکشن ہی کا ثبوت ملتا ہے، لہٰذا پڑھے لکھے شخص ہی کو سلیکٹ کیا جانا چاہیئے۔

کیا افغان مجاہدین پاکستان کیلئے خطرناک ہو سکتے ہیں؟

خطرناک ہو سکتے ہیں کیونکہ :-

- افغان مہاجرین کی وجہ سے جنگ کے اثرات پاکستان میں پہنچ رہے ہیں۔
- ہیروئن میں اضافہ ہوا ہے اور سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔
- مہاجرین میں سے بہت سے افراد تخریب کار بن گئے ہیں۔
- ملکی بجٹ پر بوجھ پڑا ہے جس سے زندگی میں مشکلات بڑھ گئی ہیں۔
- مقامی لوگوں کے حقوق پامال ہوئے ہیں۔
- غیر قانونی اسلحہ کی فراوانی ہو گئی ہے۔

خطرناک ثابت نہیں ہو سکتے، اس لئے کہ :-

- افغان ہمارے بھائی ہیں، ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور ایک طرح سے یہ گویا تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔
- افغان اپنے کیمپوں تک محدود ہیں۔ لہٰذا انرکی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
- جو ہتھیار ہمیں افغانیوں کے نام سے ملتی ہے، اس کا بیشتر حصہ تو ہمارے

ہی کام آتا ہے اور ہماری معیشت کی ترقی کا سبب بنتا ہے۔

- افغان مہاجرین مسلمانوں میں جذبۂ جہاد کو فروغ دیتے ہیں۔
- افغان مہاجرین کے بڑے بڑے ٹرکوں اور ڈیزلز نے ہمارے ہاں ٹرانسپورٹ کو بہت بہتر بنا دیا ہے۔

کیا پاکستان کو خلائی میدان میں سرمایہ خرچ کرنا چاہیئے؟

سرمایہ خرچ کرنا چاہیئے کیونکہ :-

- خلائی ٹیکنالوجی اتنی پیچیدہ اور اہم ہے کہ اگر پاکستان اس میں خود کفیل ہو جائے تو ہماری معیشت اور حیثیت پوری دنیا میں مسلم ہو جائیگی۔
- نوجوان لوگ ایڈونچر کے شائق ہوتے ہیں اور یہی شوق انہیں خلائی معلومات کے حوالے سے بہترین خلاباز اور عظیم شخصیت بنوا سکتا ہے۔
- بین الاقوامی معلومات اور ذرائع ابلاغ سے استفادہ اور کرنٹ افیئرز سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے مواصلاتی سیارے ایک اہم ایجاد ہوں گے۔
- بین الاقوامی تجارت میں خود کفیل ہو جائیں گے اور ہمارے تاجر بہترین تجارتی منڈیاں قائم کر سکیں گے اور وہاں کے حالات کے بارے میں بھی بہتر معلومات لیں گے۔
- دفاعی اعتبار سے ہم مضبوط ہو جائیں گے اور کم از کم لیزر ٹیکنالوجی اور ایٹمی ٹیکنالوجی کی مدد سے میزائل وغیرہ بنا لینے میں کامیاب ہو جائیں گے تاکہ ایٹمی برتری کی وجہ سے جو ملک ہمیں مغلوب رکھنا چاہتے ہیں، انہیں بھی گمان ہو جائیں، اور دشمن بھی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

سرمایہ خرچ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ :-

- ہم ابھی اپنے صنعتی اور زراعتی مسائل ہی میں پوری طرح خود کفیل نہیں ہو سکے ہیں، جبکہ خلائی ٹیکنالوجی تو بہت زیادہ سرمایہ کی بات ہے۔ ہمارے لئے فی الحال اس طرف توجہ دینا ہماری صنعتی اور زراعتی ترقی کو ختم کر دینا ہے۔
- ابھی تو ہم اپنے بہت سے شہروں اور بہت زیادہ دیہاتوں میں بجلی اور سوئی گیس ہی نہیں پہنچا سکے ہیں، ایسی صورت میں غیر ضروری خرچ کرنا حماقت ہی ہوگا۔
- ہماری حکومت بجٹ کے معاملہ میں خود کفیل نہیں ہے اور بیرونی امداد کو ہم اگر صرف خلائی معلومات کے حصول ہی پر خرچ کر دیں تو معیشت تباہ ہو کر رہ جائیگی۔
- ہمیں اپنے دفاعی نظام کو بہتر بنانا ہے تاکہ دفاعی اعتبار سے صورت حال بہتر ہو جائے، اس لئے بھی یہ اقدام انتہائی غیر دانشمندانہ سمجھا جائیگا۔
- ہماری پچھتر فیصد آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے لہٰذا انہیں تعلیم یافتہ بنانا سب اولین منصوبہ ہونا چاہیئے، اس کی بجائے صرف پچیس فیصد آبادی کو ایک غیر اہم لائحہ عمل کی سہولیات دینا نہایت بیوقوفی کی بات ہوگی۔

انسان کو عظیم مقاصد کی خاطر اصولوں کی قربانی دینا چاہیئے؟

اصولوں کی قربانی نہیں دینا چاہیئے کیونکہ :-

- کوئی انسان اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ منصوبہ بندی کے تحت نہ چلے، اگر ایک عظیم مقصد پیش نظر ہو اور کسی موقعہ پر وہ مسلمہ اصولوں کی قربانی کا متقاضی ہو تو اصولوں کو قربان کر دینا چاہیئے۔

- اصول انسانی زندگی میں سہولتیں حاصل کرنے کے لیئے ہی بنائے جاتے ہیں، اس لیئے اگر مزید سہولتیں حاصل ہو سکتی ہوں تو ان اصولوں کو قربان بھی کیا جا سکتا ہے۔
- اصولوں سے زیادہ اہم چیز انسانی ترقی ہے، اگر عظیم مقصد حاصل ہو سکتا ہو تو اصول معنی چیز رہ جاتے ہیں اور اگر ترقی کا خیال نہ کیا جائے تو یہ حماقت ہوگی۔
- انسان ایک کمپیوٹر نہیں ہے کہ ساری عمر اصولوں ہی کی غلامی کرتا رہے، اسکا جذبۂ بغاوت اسوقت ضرور بلند ہونا چاہیئے جب عظیم مقصد حاصل ہو سکتا ہو۔
- مولانا جوہر اور گاندھی جیسے سیاست دانوں نے ہڑتالیں کروائیں، اصولوں کو نظر انداز کیا اور اس طرح سے وہ اپنے عظیم مقصد میں کامیاب ہوئے۔
- انسان، اینٹ پتھر یا نباتات و جمادات نہیں کہ اپنے حال ہی میں مست رہے، بلکہ یہ اشرف المخلوقات ہے اور یہ اپنے حال کے مطابق تبدیلی چاہتا ہے۔

اصولوں کی قربانی نہیں دینا چاہیئے، کیونکہ :-

- انسانی زندگی اصولوں کے بغیر بیکار ہے۔ اگر عظیم مقصد حاصل ہو بھی رہا ہو تو بھی اصولوں کو توڑنا تو بہر حال کم تر فرقی ہی کہلائے گا۔
- یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اصولوں کی پابندی کرنے سے فی الوقت عظیم مقصد سے محروم رہے لیکن بڑی منزل حاصل ہو جائے۔
- زندگی عظیم مقصد ہی کے حصول کا نام نہیں بلکہ یہ بہتر اصولوں پر رہتے ہوئے عظیم مقاصد کو حاصل کرنے کا نام ہے۔
- با اصول لوگ ہر دلعزیز اور تاریخ ساز شخصیت ہوتے ہیں، ان کے اصول تحریر لکیر ہوتے ہیں جو انہیں خوشی اور غمی دونوں حالتوں میں عزیز ہوتے ہیں،
- قائد اعظم اصولوں کے رہنما تھے، وہ اصولوں کے معاملہ میں انتہائی اعلیٰ درجے تاج

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

بدشگون سمجھے جاتے تھے، اُنھوں نے پاکستان جیسی مملکت کیلئے بھی اپنے سنہری اصولوں سے ہٹنا گوارا نہیں کیا۔ اُنھوں نے کبھی مرنِ برت نہیں رکھا نہ ہی کبھی ہیلی گئے۔

○ ہمارا مذہب اسلام ہے جو سراسر اصولوں اور قوانین کی مربوط شکل ہے اور ہر طرح سے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اب مزید ترقی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے مقصد کے لیے انسانیت اور اسلام کے اصولوں ہی کو نظر انداز کر دیا جائے۔

○

خوش لباسی انسانی ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے!

○

حق میں ہیں کیونکہ:-

○ جس شخص کی جتنی عمدہ ذہنیت ہوتی ہے، اُتنا ہی وہ اپنے ماحول کو متاثر کرتا ہے۔ اگر وہ عمدہ خیالات کا مالک ہوگا تو یقیناً خوش لباس اور عمدہ نظر آئے گا۔

○ خوش لباسی سے مُراد قیمتی اور نایاب لباس ہی نہیں بلکہ صاف ستھرا اور متاثر کن شخصیت کا آئینہ دار لباس ہے۔

○ نفیس لوگ نفیس تصور کیے جاتے ہیں اور انہیں معاشرے میں عمدہ مقام دیا جاتا ہے۔

○ خوش لباسی سے کسی بھی شخص کے اعلیٰ ذوق کی نشاندہی ہوتی ہے۔

○ قائدِ اعظمؒ لباس کے معاملے میں بہت محتاط اور بلند خیال تھے، وہ گاندھی کی طرح صرف لنگی پہن کر نیم عریاں سیاست نہیں کرتے تھے، اسی لیے اُن کے خیالات میں حسن، عظمت اور سچائی تھی اور بڑے لوگ بھی متاثر ہوتے تھے۔

مخالفت میں ہیں کیونکہ:-

○ ہمارا مذہب ہر چیز میں عمدہ نظریات کا حامل ہے، وہ اعلیٰ لباس اور گھٹیا لباس یا خاص شخص یا عام آدمی کی تفریق کا قائل نہیں، وہ ہر فرد کو ایک ہی مقام دیتا ہے۔

○ اگر کوئی شخص تھری پیس سوٹ پہنے ہو تو یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ وہ ذہنی طور بھی پاک و پاکیزہ خیالات کا حامل ہے۔

○ انگریز قوم لباس کے معاملے میں نہایت خوش ذوق ہے لیکن ذہنی طور پر نہایت عیار اور دھوکا باز قوم ہے۔

○ سادہ لباس کبھی بھی شخص کی سادگی کا علمبردار ہوتا ہے۔

○ لباس کی بہ نسبت اخلاق اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے صوفیائے کرام جنہوں نے اسلام کی ترویج کی، نفیس لباس تو نہیں پہنتے تھے لیکن اُن کے اخلاق اور عادات پسندیدہ تھیں۔

○

مسئلہ کشمیر کا حل صرف اور صرف جہاد ہے!

حق میں ہیں کیونکہ:-

○ جہاد، جہد سے نکلا ہے اور جہد کے معنی کوشش کے ہیں، اس لیے مسلسل کوشش ہی سے ہمارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

○ اسلام کے قوانین کے مطابق غاصبانہ قبضہ کے جواب میں سب کو جہاد پر نکل کھڑا ہونے کا حکم ہے، بلکہ پیچھے رہ جانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔

○ ہم تقریباً چالیس سالوں سے مظلوم کشمیریوں پر ظلم ہوتا دیکھ رہے ہیں کیا ابھی مزید ظلم برداشت کرنا باقی رہ گیا ہے؟

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

- افغان مہاجرین کے لئے تو ہم رُوس سے ٹکر لے سکتے ہیں تو کیا ان بھائیوں کے لئے جنہوں نے قیامِ پاکستان کے لئے بیشمار قربانیاں دیں، اُن کے سمندر سے حق کا بیڑا پار بھی نہیں کر سکتے؟
- جتنی دیر اس مسئلہ کے حل میں لگی ہے وہ ہی بہت ہے، مزید دیر ہونے سے کشمیری اپنا تشخص کھو دیں گے اور پھر اپنے کے لئے کچھ نہیں رہ جائیگا۔

○

حمایت میں ہیں کیونکہ:-

- مہذب قومیں ہر مسئلہ میں ہٹ دھرمی کی بجائے افہام و تفہیم سے مسائل حل کرتی ہیں۔
- ہر مسئلہ کا حل تلوار ہی نہیں ہوتا، آج اگر ہم کشمیر تلوار کے زور سے لے بھی لیں تو کل کلاں کو دشمن بھی تو یہی عذر بنا کر جنگ چھیڑ لے گا۔
- اسلام سلامتی کا مذہب ہے اور یہ میانہ روی کو پسند کرتا ہے اور جارحیت کی ہر حال میں مخالفت کرتا ہے۔
- ہم مالی طور پر اتنے خود کفیل نہیں ہیں کہ جنگ کی ہولناکیوں میں کود پڑیں معلوم ہے کہ ایک دن کی جنگ اُس مُلک کو ایک سال پیچھے لے جاتی ہے۔
- حضور نبی کریم نے بذاتِ خود معاہدے فرمائے، تاکہ جو باتیں بہتر طریقہ سے طے ہو سکیں، انہیں بغیر جنگ ہی کے طے کر لیا جائے۔

○

موضوع نمبر ۱

(i) بہادری ذہانت سے زیادہ بہتر ہے:

(i) میرے خیال میں ذہانت زیادہ بہتر ہے کیونکہ آج کل سپر طاقتوں مثلاً امریکہ اور روس نے اپنی ذہانت سے ایسے ایسے ہتھیار بنا لئے ہیں کہ انہوں نے ساری دُنیا پر سبقت حاصل کر لی ہے یہ صرف اُن کی ذہانت ہی کی وجہ سے ہے کہ انہوں نے نیوٹران بم بنا لیا ہے۔ جب وہ اسے چلائیں گے تو ساری جاندار اشیاء ختم ہو جائیں گی۔ اور بہادروں کی بہادری دھری کی دھری رہ جائے گی۔

(ii) بہادری کے لئے بھی ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ایک سپاہی بہادری کا مظاہرہ کرنے کیلئے اپنے مورچے سے نکل کر دشمن کے آگے کھڑا ہو جائے تو ظاہر ہے دشمن صرف ایک ہی گولی سے اُسے سُلا کر رکھ دے گا۔ لیکن اگر وہ بہادر ہے تو مناسب موقع کی تلاش میں مورچہ میں چھپا رہے اور وقت آنے پر دشمن کو اپنی ذہانت سے اس کے مورچوں سے نکالے تو یہ بھی اسکی ذہانت ہو گی۔ اور یہ بھی ذہانت کی مرہونِ منت ہو گی۔

(iii) فتح و کامرانی انہی افواج کو ہوتی ہے جو اپنی ذہانت سے بہترین منصوبہ بندی کرتی ہے۔ اس لئے بہادری ایک ثانوی حیثیت کی چیز ہے۔

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

موضوع ۲

آج کل نقل کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے ذمہ دار اساتذہ ہیں طالب علم یا والدین"

(i) آج کل نقل کے بڑھتے ہوئے رجحان کے ذمہ دار اساتذہ اور طالبعلم دونوں ہیں۔ جہاں تک والدین کا تعلق ہے تو آج کل کی مصروف زندگی میں والدین تو بچوں کو سکول میں داخل کروا دیتے ہیں اور اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی بھی والدین نہیں چاہتا کہ اسکی اولاد ناجائز یا غلط کام کرے۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ اسکی اولاد قانون کے دائرے میں رہ کر اپنا۔ اپنے وطن کا اور اپنے والدین کا نام روشن کرے جبکہ دوسری طرف طلبا جب تعلیمی اداروں سے گھر آتے ہیں تو گھر جا کر نہ تو سکول کا کام کرتے ہیں اور نہ کبھی کتاب کھول کر دیکھتے ہیں جس کی وجہ سے امتحان کے دنوں میں وہ ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ اگر طلبا خود ہی شروع ہی سے اپنے فرائض کو تن دہی سے سرانجام دیں تو پھر انہیں خود اعتمادی ہوتی ہے اور امتحان میں نقل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

(ii) نقل کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے سب سے زیادہ ذمہ دار خود اساتذہ ہیں۔ وہ کلاس روم میں صحیح طرح سے نہیں پڑھاتے اور لڑکوں کو زبردستی ٹیوشن پڑھاتے ہیں۔ اور ٹیوشن پڑھنے والوں کو گیس کے نام پر سکول میں آنے والے امتحانات کے سوال بتا دیتے

ہیں جس سے طلبہ نقل کرنے میں اساتذہ کی معاونت حاصل کر لیتے ہیں۔

(iii) نقل کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ امتحانوں میں نگران بھی اساتذہ حضرات ہوتے ہیں۔ ان کے پاس اختیار ہوتے ہیں اگر وہ چاہیں تو نقل لگوا سکتے ہیں اور اگر نہ چاہیں تو نہیں لگوا سکتے۔ کیونکہ ان کے اختیارات میں سب کچھ ہوتا ہے اور والدین یا طلبا کچھ بھی کر لیں جب تک نگران رضامند نہ ہو کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسلئے میرے خیال میں نقل کے ذمہ دار صرف اساتذہ اور طلبہ ہی ہیں۔

(iv) بعض اوقات طلبہ اپنے دوستوں کی خاطر ایسے مضامین منتخب کر لیتے ہیں جو ان کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔ اور وہ انہیں اچھی طرح تیار نہیں کر پاتے تو امتحان کے دنوں میں نقل سے کام لے کر ان میں پاس ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

موضوع ۳

"نقل کیلئے عقل کی ضرورت ہے"

(i) انسانی دماغ میں عقل ایک ایسا عنصر ہے جس کی بنا پر انسان پہلے سوچتا ہے کہ اس کام کے کرنے سے فائدہ ہوگا یا نہیں اور پھر وہ عقل استعمال کرتے ہوئے نقل کرتا ہے۔

(ii) نقل کرنے کے لئے ہمارے بڑے لیڈروں کی زندگیاں کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہیں۔ مثلاً ہمیں قائداعظم، علامہ اقبال اور

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

مولانا محمد علی جوہر وغیرہ کی زندگیوں کی نقل کرنی چاہیئے۔

(iii) آج کل ہمارے سائنسدانوں نے زراعت، میڈیکل اور انجینئرنگ کے میدان میں اہم ٹیکنالوجی نقل کی ہے۔ مثلاً پاک جرمن انسٹیٹیوٹ فار کوالیٹو ایجوکیشنل ملتان میں ایک جرمن سپرے مشین کی نقل بنائی گئی ہے جو اڑھائی ایکڑ تک سپرے کرتی ہے۔

(iv) یہ بات صحیح ہے کہ انسان کو محنت کر کے ٹیکنالوجی کی ہر فیلڈ میں آگے بڑھنا چاہیئے اور نقل کرنے کی بجائے نئی نئی اشیاء ایجاد کرنی چاہیئے۔ مگر اعلیٰ اور ترقی یافتہ ٹیکنالوجی کو نقل کرنے سے سرمائے اور وقت کو بچایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ٹینکوں، ایٹمی پلانٹ، ایجریکلچرل مشینری وغیرہ کی اگر نقل تیار کی جائے تو یہ فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ جس طرح رکشہ جو پاکستان پہلے زیادہ تعداد میں کراٹلی وغیرہ سے منگواتا تھا اب یہیں تیار ہوتا ہے جو کہ سستا بھی پڑتا ہے اور فائدہ مند بھی ثابت ہوتا ہے یہ صرف اور صرف پاکستانی انجینئروں کی عقل کے باعث ہوا۔

(v) چین جو پاکستان کے بعد میں آزاد ہوا اس نے عقل کا استعمال کیا اور ترقی یافتہ ملکوں کی نقل کی۔ آج کل چین بھی دنیا کی ایک سپر پاور ہے

موضوع نمبر ۴

"والدین اپنے بچوں کی بہتری یا ابتری کے ذمہ دار ہوتے ہیں"

(i) ہر بچے کی ابتدائی درسگاہ اسکی ماں کی گود ہوتی ہے اور جب

بچہ ذرا بڑا ہوتا ہے۔ تو اسکی پہلی تربیت سیکھنے کی ہوتی ہے وہ بولنا سیکھتا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا سیکھتا ہے۔ چلنا سیکھتا ہے پھر اور بڑا ہوتا ہے تو کھیلنا سیکھتا ہے۔ تصویروں کے ذریعے مختلف چیزوں کی پہچان کرتا ہے۔ اور بعد میں وہ سکول میں داخل ہوتا ہے گویا اسکی سب سے پہلی درسگاہ اس کا اپنا گھر اور گھر میں رہنے والے افراد یعنی والدین ہیں۔ اگر وہ اپنی اولاد کو اعلیٰ تربیت دیں گے اور انہیں بچپن ہی سے اچھائی اور برائی کی تمیز کروائیں گے ان پر خصوصی توجہ دیں گے۔ انہیں اچھی تعلیمی درس گاہ میں داخل کروائیں گے تو بچہ بھی بڑا ہو کر ملک و ملت کا روشن ستارہ اور والدین کا خیال رکھنے والا جوان بن کر ابھرے گا۔

(ii) ہمارے مشہور قائدین مثلاً قائداعظم، اور محمد علی جوہر یا علامہ اقبال سرسید احمد خاں وغیرہ کو ہم دیکھیں تو وہ لوگ بچپن ہی سے اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ آداب اور اچھی عادتوں کے مالک تھے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ان کے والدین نے انہیں اعلیٰ پرورش مہیا کی تھی۔ انہیں معاشرہ کی اچھائیوں برائیوں سے آگاہ کیا تھا۔ انہیں اعلیٰ درسگاہوں میں تعلیمی منازل طے کرنے کے مواقع فراہم کئے تھے۔

(iii) دوسری طرف اگر ہم ان والدین کو دیکھیں جو اپنے بچوں کی بہبود کا خیال نہیں رکھتے تو ایسے بچے بچپن سے ہی بگڑ جاتے ہیں۔ یہ بچے چھوٹی عمر میں ہی غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ شروع شروع میں باہر گلیوں میں کھیلتے رہتے ہیں سکول جانے کی بجائے کسی باغ وغیرہ میں اپنے جیسے دوسرے بچوں کے ساتھ وقت ضائع کر دیتے ہیں۔

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

اور گالی گلوچ۔ بدمعاشی اور آوارہ گردی ان کی عادات بن جاتی ہیں۔ ایسے لوگ بڑے ہو کر چور، ڈاکو، بدمعاش اور معاشرے کے لئے ناسور بن جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ انہیں گھر اور والدین کی طرف سے ملتا ہے۔ اگر والدین بچپن میں ان کو غلط سوسائٹی، بُرے دوستوں اور نالائق لوگوں کے ساتھ ملنے سے منع کر دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بچوں میں بھی اقبال اور قائداعظم پیدا نہ ہوں۔ اسلئے میری رائے میں والدین ہی بچے کی بہتری یا ابتری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

موضوع ۵

"رشوت اور سفارش سے آدمی جائز مقام حاصل کر سکتا ہے یا ہر کام رشوت اور سفارش سے ممکن ہے"

(۱) یہ بات قابلِ یقین ہے کیونکہ کوئی بھی کام محنت، عقل اور ذہانت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنی خوبیاں محنت اور عقل کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش کرے تو کوئی بھی طریقہ اسے کامیابی اور ترقی کی راہ سے ہٹا نہیں سکتا۔

(۱۱) اگر ہم اپنے اسلاف کی تاریخ کو غور سے دیکھیں تو ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر کام صرف اللہ العزیز سے ہی ممکن ہے۔ آنحضور صلعم کو بھی مشرکینِ مکہ اور کفارِ مکہ نے راہِ حق سے ہٹانے کے لئے ہر طرح کی رشوت اور غرشامد اور سفارش استعمال کی مگر آپ

نے فرمایا کہ "اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سمٰوٰت اللہ سورج اور چاند بھی لاکر رکھ دیں تو میں توحید کی تبلیغ نہ چھوڑوں گا"۔

(۱۱۱) ہمارے عظیم لیڈروں مثلاً قائداعظم اور سرسید احمد خاں نے کبھی بھی رشوت اور سفارش کو نہ اپنے لئے استعمال کیا اور نہ دوسروں کی اس طرح کی ناجائز مدد کی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کس قدر اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں اور قوم آج بھی ان کو یاد کرتی ہے۔

(۱۷) ایڈیسن ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ لیکن بغیر کسی رشوت یا سفارش کے اس نے اتنی ترقی کی کہ سائنس کے میدان میں اس سے زیادہ ایجادات کسی نے نہ کیں۔ اور لوگ آج بھی اسے عظیم سائنسدان کی حیثیت میں جانتے ہیں۔

(۷) اگر کوئی شخص رشوت یا سفارش سے جز وقتی کامیابی حاصل کر بھی لے تو وہ کبھی بھی جائز مقام حاصل نہ کر سکے گا اور کسی نہ کسی جگہ پر وہ ضرور ناکام ہوگا اور اسکی رشوت اور سفارش اس کے کام نہ آئے گی۔

(۱۸) اگر دو اشخاص ایک سیٹ کے لئے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک اس کا اہل ہے مگر دوسرے کے پاس رشوت یا سفارش ہے تو اگرچہ دوسرا اس سیٹ کو حاصل کرے گا مگر قابل شخص کسی دوسرے مقام پر کام دکھا جائے گا۔ اور سفارشی کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا۔

(۱۱۱) اللہ تعالےٰ بھی رشوت اور ناجائز ذرائع کو پسند نہیں کرتا۔ اور قیامت کے دن راشی لوگ جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے کیونکہ خداوند کریم کا ارشاد ہے۔

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com

SHAHEEN FORCES ACADEMY
Enter to Learn, Leave to Lead
PAKISTAN

"رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں"۔

موضوع ۶

"بچے کی اصلاح کیلئے کونسی چیز ضروری ہے، انعام یا سزا"

(i) کسی بھی فرد کے لئے خواہ وہ بچہ ہو یا بڑا۔ انعام بہت ضروری ہے۔ یہ لازمی نہیں ہے کہ انعام کسی ٹرافی، کپ، یا نقدی کی شکل میں ہی ہو بلکہ اگر انعام کے طور پر اس کی تعریف میں چند کلمات ادا کر دیئے جائیں تو وہ اسکی آئندہ کی کوششوں کو مزید نکھار دیتے ہیں۔

(ii) ہمارے آخری نبی صلعم کا بھی فرمان ہے کہ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج تک کوئی ایسی بات نہیں کی جس پر آپؐ نے خود عمل کر کے نہ دکھایا ہو۔ ایک دفعہ آپؐ ایک بچے کو گود میں اٹھا کر اسے پیار کر رہے تھے ایک صحابی نے کہا کہ میرے تو بچے ہیں مگر میں نے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم کسی پر رحم نہیں کرتے تو تم پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

ایک دفعہ آپؐ نے دیکھا کہ ایک بچہ کھجور کے درخت پر پتھر مار رہا تھا اور اس سے گرنے والی کھجوریں کھا رہا تھا۔ آپؐ نے اسے سزا دینے کی بجائے نصیحت کی کہ تم پتھر نہ مارا کرو کیونکہ نیچے گری ہوئی پکی ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو۔

(iii) کسی مقابلے میں اگر کسی ایک بچے کو اسکی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے انعام دیا جائے تو باقیوں کے لئے بھی اس سے صحت مند رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بھی محنت کر کے اگلی دفعہ انعام حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(iv) اگر بچوں کی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر اسکی کسی بری عادت کو چھڑانا ہو تو اسے اس بات کی میٹھے الفاظ میں نصیحت کی جائے۔ تو اس کا اسکے دماغ میں مثبت اثر ہوگا۔ لیکن اگر اسے سزا دی جائے گی تو وہ مزید ڈھیٹ ہو جائے گا۔ اور اسکی کبھی بھی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

موضوع ۷

"نوجوان نسل کیلئے وی سی آر مفید ہے یا کہ نہیں"

(i) وی سی آر موجودہ دور کی سائنسی دوڑ میں ایک اگلے قدم کی دریافت ہے۔ اور اسکے ساتھ اگر کوئی منفی رجحان کا مالک منفی استعمال کرے گا تو یہ اسکے لئے مضر ثابت ہوگا۔ اور اگر وہ اس سے مفید کام لے گا تو وہ اسکے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

(ii) بلیک سٹون کے بقول "کوئی بھی شے اچھی یا بری نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔ گویا ہر شے کے آئینے کی طرح دو رخ ہوتے ہیں۔ اگر ہم دوسری سائنسی اشیاء مثلاً ایٹم کی مثال لیں اگر تو اسے مثبت کاموں میں استعمال کریں تو وہ پوری انسانیت کے لئے فائدہ بخش ہوگا۔ اگر

For detail understanding subscribe our YouTube Channel of **Shaheen Forces Academy**
Contact Email: sarfraz206@gmail.com